روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۶۶۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶-۴۱ | بدھ ۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، ۲ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام جماعت کے خطبات کی اہمیت

"اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ان کو غیروں کے حملے سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دُنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات۔ جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات۔ دُوسرے رُوحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں، تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں۔ جب ایک عرصہ تک صُحبت میں رہے۔ دیکھو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جماعت صحابہؓ کی تھی، اس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے جو انھوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال واملاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی، تو انھوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا کی راہ میں رکھ دیئے وُہ شدائد و مصائب جو اُن کو پہنچ رہے تھے۔ اُن کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت اُن کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی سِر تھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ اُنھوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا، جو آپؐ لے کر آئے تھے اور پھر دُنیا اور اس کی ہر ایک چیز اُن کی نگاہ میں خدا تعالےٰ کے لقا کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۸۴)

درخواستِ دُعا

مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلہ دیش اپنے ایک خط محررہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ گذشتہ چند ایام میں بنگلہ دیش میں خطرناک سیلاب کی ایک لہر آئی تھی۔ جس سے ۲۶ اضلاع بُری طرح متأثر ہوئے ہیں۔ اس سیلاب کے ذریعہ ۱۵۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ فصلوں اور جانوروں کا بڑی طرح نقصان ہوا۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے۔ اور ذرائع آمد و رفت متأثر ہوئے۔"

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بنگلہ دیش پر اپنا رحم و کرم نازل فرمائے۔ آسمانی اور زمینی بلاؤں سے اہلِ بنگلہ دیش کو اپنی حفاظت و پناہ میں رکھے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت پاکستان کے اکثر دیہات قصبات اور شہروں میں پائی جاتی ہے۔ اور ہماری شدید خواہش ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنی جماعت کی خبریں الفضل میں شائع کریں۔ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ آپ اپنی جماعت یا اپنے علاقے سے متعلق ضروری خبریں ہمیں ارسال کریں۔ اگر ہر جماعت کے صدر یا امیر صاحب یہ کام اپنے ذمہ لے لیں یا وہ ایسا کریں کہ وہ اپنی جماعت کے کسی دوست کو اس کام پر متعین کر دیں تو یقیناً آپ کی جماعت کی خبریں الفضل میں شائع ہو سکیں گی۔ بعض دوست شکوہ کرتے ہیں کہ ان کے حلقہ میں ایک نہایت اہم واقعہ پیش آیا اور الفضل میں فوری طور پر اسکی خبر شائع نہیں کی گئی حقیقت یہ ہے کہ ہر جگہ پر ہمارے نمائندے۔ جو الفضل نے مقرر کئے ہوں۔ تو موجود نہیں ہیں اس سلسلے میں صرف آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ کہ جب بھی آپ کے علاقے میں کوئی اہم واقعہ رونما ہو خاص طور پر ایسا واقعہ جسکا جماعت احمدیہ سے تعلق ہو تو آپ ہمیں بلا تاخیر اسکی تفصیل مہیا فرما دیں۔ ہم بلا تاخیر آپ کی ارسال کردہ خبر شائع کریں گے۔ اور آپ کے ممنون ہوں گے۔

اپنے اعمال سے خبردار اور نگران رہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ایمان لانے کے ساتھ ہی اعمال کی پوری اصلاح نہیں ہوا کرتی بلکہ خلوصِ دل سے ایمان لانے والوں کو صرف یہ امتیاز اور یہ سعادت نصیب ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مدد فرماتا رہتا ہے اور ان کو رفتہ رفتہ کفر کے حالات سے نکال کر ایمان کے حالات ان کو عطا کرتا رہتا ہے یعنی عملی زندگی میں بھی ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف منتقل فرماتا رہتا ہے اور اعتقادی لحاظ سے بھی ان کو پہلے کی نسبت زیادہ بصیرت اور زیادہ واضح یقین کی حالت عطا فرماتا ہے اور علم الیقین کو حق الیقین میں بدلتا رہتا ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جس کو سمجھنے کے بعد ہر (ایمان والے) کو اپنی فکر کرنی چاہیئے اور اپنے اعمال کا اس طرح امتحان لینا چاہیئے کہ کیا میں وہ ایمان لایا ہوں جس کے نتیجے میں خدا میرا ولی بن چکا ہو اور کیا دن بدن میرا رُخ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ہے یا نہیں ہے۔ چنانچہ جب اس پہلو سے ہم ایمان والوں کی جماعت پر نظر ڈالتے ہیں تو اگرچہ بداعمالیاں کسی نہ کسی رنگ میں ہر اس سالک کی زندگی میں پائی جاتی ہیں جو نیکی کی طرف یا خدا کی طرف حرکت کر رہا ہے اور بداعمالیاں ان منافقین میں بھی پائی جاتی ہیں جن کے اندر کچھ اخلاص کی کمی کی وجہ سے یا اور ایسی بدیوں کی وجہ سے ان کے ایمان زخم خوردہ ہو چکے ہوتے ہیں اور اگرچہ (ایمان والے) رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود بدیوں کی طرف ان کا رجحان بڑھتا چلا جاتا ہے پس (ایمان والوں) کی سوسائٹی میں اس قسم کی حالت کے انسان آپ کو ہر جگہ دکھائی دیں گے۔ لیکن ان دونوں حالتوں پر نفاق کا لفظ اطلاق نہیں پاتا۔ یہ مضمون میں آپ پر اچھی طرح کھولنا چاہتا ہوں۔ کچھ ایسے (صاحب ایمان) بھی نظر آئیں گے یا (ایمان والوں) کی سوسائٹی میں ایسے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲؍ اخاء ۱۳۷۰ ہش ۲؍ اکتوبر ۱۹۹۱ء

تاریخ سے انصاف کیجئے

تاریخ اس وقت تک مکمل طور پر تاریخ نہیں کہلا سکتی جب تک اس کے چھپے ہوئے گوشوں سے بھی پردہ نہ اٹھایا جائے۔ محض ایک واقعہ کا بیان کر دینا تاریخ کا حصّہ تو ہو سکتا ہے یا تاریخ کا ایک زاویہ تو ہو سکتا ہے لیکن مکمل تاریخ نہیں پھر یہ بھی ہے کہ ایک واقعہ ساری داستان نہ کہہ سکتا ہو تو اسے تاریخ کیسے کہا جائے۔ اس کے ساتھ دیگر متعلقہ واقعات کا ذکر بھی ضروری ہے ورنہ تاریخ کے ساتھ خیانت ہوگی اور تاریخ کو مسخ کرنے کا باعث۔

قائداعظم محمد علی جناح کا یہ کارنامہ کہ آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں پاکستان کا قیام ممکن بنادیا آپ کو دُنیا بھر کے سیاستدانوں سے ممتاز کر دیتا ہے اور اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جاتا رہے گا لیکن ایک بات جسے ہمارے مؤرخ جان بوجھ کر چھپا رہے ہیں یہ ہے کہ جب "محمد علی جناح" ہندوستانی سیاست سے بیزار ہو کر انگلستان جا بسے تھے اور ان کا اس سیاست میں واپسی کا کوئی ارادہ نہیں تھا حالانکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ان جیسے راہنما کی شدّت سے ضرورت تھی۔ تو ان کو واپس آنے پر کس نے آمادہ کیا۔ یہ بات کونے کا پتھر ہے اور اس کا ذکر کئے بغیر باقی تمام باتوں کا ذکر نامکمّل رہ جاتا ہے۔ اگر آپ واپس نہ آتے تو پاکستان کیسے بن جاتا۔ پاکستان کے قیام کی ساری داستان کا پہلا فقرہ محمد علی جناح (بعد میں قائداعظم محمد علی جناح) کی لندن سے واپسی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) کی نظر نے دیکھا کہ اگر ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے سیاست کے لحاظ سے کوئی نجات کی راہ ہے تو وہ قائداعظم محمد علی جناح کے پیچھے چل کر ہی مل سکتی ہے۔"

چنانچہ انگلستان کے احمدی مربی نے حضرت فضل عمر کے ارشاد اور حضور کی ہدایت کے مطابق قائداعظم کو واپس آنے پر آمادہ کیا۔ اور یہی وہ نقطۂ آغاز ہے جسے ہمارے مؤرخ نظروں سے اوجھل کر کے تاریخ کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں۔

میری کوشش میری محنت ہے میری تدبیر
جو کچھ مل جاتا ہے مجھکو وہ میری تقدیر
خالی دامن ہو تو پھر بھی مجھکو اطمینان
اور بھری جھولی کی بھی میں کرتا ہوں تشہیر

ابوالاقبال

دونوں جہاں کے عیش سے وہ بے نیاز ہے
جو دِل کہ اس کی یاد میں وقفِ گداز ہے

دُنیائے بے ثبات حقیقت تھی خواب میں
کھولی جو آنکھ دیکھا حقیقت مجاز ہے

جز اس کی ذاتِ پاک کے جو کچھ ہے ہیچ ہے
حقّانیت ہے جس میں وہی بے نیاز ہے

زندہ ہیں بس وہی جو مٹے اس کی راہ میں
گویا نہ ہونا، ہونے کا ہستی کا راز ہے

آئینہ دل کا توڑنا ہے اُس کا جوڑنا
ہاں کیوں نہ ہو کہ خواہشِ آئینہ ساز ہے

اہلِ وطن! جو چاہو کہو تم مجھے مگر
مَیں احمدی ہوں اور مجھے اس پہ ناز ہے

یارب تُو میری ساری خطائیں معاف کر
بگڑی مری بنادے کہ تُو کارساز ہے

مانا کہ مَیں گناہوں میں حد سے گذر گیا
لیکن تری بھی چادرِ رحمت دراز ہے

اپنے خدائے پاک سے بس دل لگا ظفرؔ
گر ساتھ گوشِ ہوش ہے اور چشمِ باز ہے

ظفر محمد ظفرؔ

یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

ایک وقت آئے گا کہ اس وقت کا دیا ہوا پیسہ خواہ وہ پہاڑ کے برابر ہو آج کے دئیے ہوئے ایک پیسہ کے برابر بھی قیمت نہ رکھے گا۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا!

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہ ہوگا۔"

اس وقت کی قدر و قیمت جانتے ہوئے مجاہدین کرام اپنے وعدوں کی ادائیگی جلد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحفہ کالم

بیاہ شادی

حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا: "اس میں شبہ نہیں کہ جہیز اور بری کی رسوم بہت بُری ہیں اس لئے جتنی جلد ممکن ہو ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں اس امر میں میر صاحب کی کلی تائید کرتا ہوں ایسی وبا اور مصیبت جو گھروں کو تباہ کر دیتی ہے اس قابل ہے کہ اسے فی الفور مٹا دیا جائے اور میں نے دیکھا ہے کہ اچھے اچھے گھرانے اس رسم میں بہت بری طرح مبتلا ہیں۔ اور مجھے اسکے اظہار میں کوئی شرم نہیں محسوس ہوتی کہ ہمارے اپنے گھر کی مستورات کو بھی اس کا خیال رہتا ہے اور میں نے ان کے منہ سے ایسے کلمات سنے ہیں کہ کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ عام طور اپنی مالی حالت کو دیکھا نہیں جاتا۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نہ صرف جہیز بلکہ بری بھی بُری چیز ہے۔ اپنی استطاعت کے مطابق جہیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے۔ لیکن بری کا اس رنگ میں جیسے کہ اب مروّج ہے مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔ لیکن اسکے یہ معنے نہیں کہ جہیز بھی اگر کوئی دے سکے تو نہ دے۔"

---

۱۵ مئی ۱۹۳۰ء کے مصباح کے مطابق حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:

لڑکی والوں کی طرف سے دعوت جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ ایک تکلیف دہ چیز ہے۔ لیکن اگر لڑکی والے بغیر دعوت کئے آنے والوں کو کچھ کھلا دیں تو یہ ہرگز بدعت نہیں ہاں اگر یہ کہا جائے جو نہیں کھلاتا وہ غلطی کرتا ہے۔ تو یہ ضرور بدعت ہے اور اسی طرح جو یہ کہے کہ جو جہیز نہیں دیتا وہ غلطی کرتا ہے اور جہیز ضرور دینا چاہیئے تو وہ بھی بدعت پھیلانے والوں میں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے لڑکی کو کچھ دیتا ہے یا آنے والے مہمانوں کو کچھ کھلاتا ہے تو یہ ہرگز بدعت نہیں کہلا سکتی۔ خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے مبارکہ بیگم کی شادی پر بعض چیزیں اپنے پاس سے روپے دیکر آنے والے مہمانوں کے لئے امرتسر سے منگوائیں۔ جو شخص یہ سمجھ کر کہ ایسا کرنا ضروری ہے ایسا کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔ لیکن جو شخص اپنے فطری احساس اور جذبہ کے ماتحت آنے والوں کی کچھ خاطر کرتا ہے اسے بدعت نہیں کہا جاسکتا۔

حضرت سید محمد اسحاق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اپنی دختر سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے رخصتانہ کی تقریب پر رسوم شادی کے متعلق ایک بیان پڑھا تھا جس کے متعلق حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر سے اصولی طور پر ان رسوم کے متعلق ایک رہنمائی ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا:

نکاح کے متعلق چار باتیں ہیں۔ دو تو دینِ حق کا حصہ ہیں ایک یہ کہ لڑکی کی اجازت کے ساتھ نکاح کیا جائے۔ اور دوسرے اعلان نکاح۔ لیکن دوسری دو دینِ حق کا حصہ نہیں۔ پہلی یہ کہ لڑکے والے لڑکی کے مکان پر جاکر لڑکی کو لائیں کیونکہ یہ بات دونوں طرح ثابت ہے لڑکے والے بھی جاکر لڑکی کو لے آتے ہیں۔ اور ایسا بھی ثابت ہے کہ خود لڑکی والے لڑکے کے گھر لڑکی پہنچا دیتے ہیں۔ بلکہ میرا مطالعہ تو یہ ہے کہ کثرت سے اس کی مثالیں ملتی ہیں کہ خود لڑکی والے لڑکے والوں کے گھر لڑکی کو لے آئیں۔ پس ایک نئی پابندی دینِ حق میں داخل کرنی کہ لڑکے والے ہی ضرور لڑکی کو لینے جائیں ٹھیک نہیں۔ اور اس سے مشکلات ہوں گی۔ اس میں شبہ نہیں کہ لڑکی کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے عام طور پر لڑکے والے اسے لینے جاتے ہیں لیکن اگر لڑکی والے خود پہنچا دیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ دوسری بات جہیز دینا ہے جس چیز کو (مذہبی قانون) نے مقرر کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے۔ عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں۔ اور اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ ہاں اگر اس کے والدین اپنی خوشی سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ ہاں لڑکے والے نہ دیں گے تو یہ ناجائز ہوگا (مذہبی قانون) نے ہر مرد کے لئے عورت کا مہر مقرر کرنا ضروری رکھا ہے۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات —— نون بین

قرآن مجید کا نیا ترجمہ

گذشتہ دنوں کراچی میں ایک ریٹائرڈ سول سرونٹ آغا احمد یعقوب کا انگریزی ترجمہ قرآن اور اس کی تفسیر کی رونمائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر وفاقی سیکرٹری تعلیم نے کہا کہ قرآن مجید سے حکمت کی باتیں تلاش کرنے کا عمل کبھی ختم نہیں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں قرآن مجید ہی سے سب کچھ سیکھنا ہے تاکہ ہم موت کے بعد کی زندگی کے لئے پوری طرح تیاری کر سکیں۔ ترجمہ و تفسیر پانچ جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ اور ترجمہ کرنے والے کی حوصلہ افزائی کے لئے اسی وقت پچاس کاپیوں کا آرڈر دیا گیا۔

اپنے صدارتی خطاب میں ہمدرد فاؤنڈیشن کے صدر حکیم محمد سعید نے کہا کہ اگرچہ یہ ممکن تو نہیں ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ اس کے اصل کے عین مطابق کیا جائے مگر اس کے باوجود موجودہ ترجمہ کرنے والے نے ایک بہت بڑا کام سر انجام دیا ہے یہ ترجمہ نہایت آسان انگریزی زبان میں کیا گیا ہے۔ دیگر مقررین جنہوں نے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ان میں مسٹر علی احمد بروہی، سیّد علی میر شاہ، اور ڈاکٹر عبدالقادر سمرو اور آغا منور جو ترجمہ کرنے والے کے پوتے ہیں۔ (مالوسے) آغا محمد یعقوب ایک ڈاکٹر کے بیٹے ہیں اور ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے اور بمبئی یونیورسٹی سے گریجوایشن کی۔ ۱۹۶۶ء میں آپ ریٹائر ہوئے اور انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اب وہ باقی ماندہ زندگی ادب کی خدمت میں صرف کریں گے۔ انہوں نے تین جلدوں میں شاہ رسالو کا ترجمہ کیا۔ اور اسی طرح ان کی باتوں کو قرآن مجید سے اخذ کرنا بتایا۔ اس کے علاوہ آپ نے کئی اور کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ قرآن مجید کا وہ ترجمہ جو اس موقعہ پر پیش کیا گیا۔ یہ آپ کی بائیس سالہ مستقل محنت کا نتیجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم ایک ایسا خزانہ ہے جس سے دنیا کا ہر شخص ہر حالت میں اور ہر زمانہ میں مستفید ہو سکتا ہے۔ اگرچہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ یہ مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے لیکن جہاں تک فائدہ اٹھانے کا سوال ہے ساری دنیا کے لئے اور قیامت کے لئے یہ ایک مشعلِ راہ ہے۔ یہ کسی کی راہ میں روک نہیں بنتا اور کسی کو اس بات سے انکار نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں جو حکمت کی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں اس سے ساری دنیا فیض پا سکتی ہے۔

سوویت یونین میں مذہبی تعلیم

اب سے پہلے تو سوویت یونین کے تعلیمی اداروں میں۔ مذہب کی تعلیم ممنوع قرار دی جاچکی تھی لیکن جب سے سوویت یونین کے صدر میخائل گورباچوف نے اپنی نئی پالیسیوں کا اعلان کیا ہے۔ جن میں کھلی مارکیٹ اور جمہوریت کی طرف بیداری شامل ہیں سوویت یونین کی یونیورسٹیوں میں مذہب کی تعلیم کی اجازت دے دی گئی ہے۔ یہ بات ان طالب علموں نے بتائی ہے جو سوویت یونین کے مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور اپنے اعزہ و اقارب سے ملنے کے لئے واپس پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ ماسکو یونیورسٹی کے انجینئرنگ کے ایک طالب علم نے ایک انگریزی اخبار کو بتایا کہ گلاسنوسٹ سے پہلے طلباء کو سائنٹفک کمیونزم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ لیکن گذشتہ تین سال سے اس کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ دینی تعلیم کے لئے عیسائیت یا اسلام کا مضمون اختیار کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو طلباء اسلامی ممالک سے سوویت یونین کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں انہیں اپنے اپنے اداروں میں ایک الگ کمرہ عبادت کے لئے دے دیا گیا ہے۔ جس طالب علم نے یہ بات بتائی ہے وہ سوویت یونین میں چار سال سے مقیم ہے اور اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہے انہوں نے مزید کہا کہ پہلے مذہب کی مخالفت کے لئے الیکٹرانک میڈیا کو استعمال کیا جاتا تھا لیکن اب ماسکو ٹی وی سے عیسائیت اور اسلام کے متعلق پروگرام نشر کئے جاتے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ "لاہور" کا ایک اداریہ

تابوت میں آخری کیل

اس ہفتے کی سب سے اہم اور دور رس نتائج کی حامل خبر روس میں ایک انتہا پسند اور راسخ العقیدہ کمیونسٹ ٹولے کی صدر گورباچوف کی حکومت کے خلاف بغاوت تھی۔ جو عوام کی سیاسی بیداری اور "رشین فیڈریشن" کے صدر "بورس ییلسٹن" کی مثبت قیادت کے باعث تیسرے ہی دن اپنی موت مرگئی۔

ہوا یوں کہ ۱۹ ر ماہ رواں کو روس میں کٹر کمیونسٹوں کے ایک گروہ نے نائب صدر گینا ڈی یُونی یُوف کی قیادت میں فوج اور کے جی بی کے بعض حکام بالا کی اعانت سے اس صدی کا دوسرا تاریخی انقلاب برپا کرتے ہوئے اعتدال پسند اور مغرب سے ربط و ضبط بڑھانے کی جانب مائل صدر گورباچوف کو برطرف کرکے انہیں کریمیا میں (ان کی) سرکاری رہائش گاہ میں بند کر دیا ـــــ ملک بھر میں چھ ماہ کے لئے ہنگامی حالت نافذ کرکے ملک کا نظم و نسق چلانے کے لئے ایک آٹھ رکنی اعلیٰ اختیاراتی "سٹیٹ کمیٹی" مقرر کی جس نے اعلان کیا کہ

صدر گورباچوف خرابی صحت کی بنا پر اپنے فرائض انجام دینے کے قابل نہیں رہے لہٰذا روسی آئین کے آرٹیکل ۱۲۷ - ۷ کے تحت نائب صدر "گینا ڈی یُونی یُوف" نے صدر کے تمام اختیارات سنبھال لئے ہیں۔

کمیٹی نے ملک کا نظم و نسق سنبھالتے ہی

ـــــ تقریر و تحریر کی آزادی پر پابندی لگا دی۔

ـــــ ہر اس جگہ پر کرفیو نافذ کر دیا جہاں سے مزاحمت کا خطرہ تھا۔

ـــــ روسی ریڈیو کی نشریات بند کر دیں اور

ـــــ تمام مزدور یونینیں توڑ دیں اس اعلان کے ساتھ کہ اگر مزدور کام پر نہ آئے تو انہیں زبردستی گھروں سے نکال کر فیکٹریوں میں بھیجا جائے گا نیز

ـــــ فوج کو حکومت میں حصہ دار بنانے کے لئے روس کے دوسرے بڑے شہر لینن گراڈ کے ملٹری کمانڈر کو شہر کا گورنر مقرر کر دیا۔

واضح رہے یہ خود ساختہ صدر گینا ڈی وہی ہیں جنہیں صدر گورباچوف نے اپنا با اعتماد ساتھی قرار دے کر ایوان سے بڑی منت سماجت کے بعد دوسری رائے شماری میں نائب صدر منتخب کرایا تھا۔ پہلی رائے شماری میں شکست کے بعد گورباچوف نے بڑے غمگین لہجے میں کانگرس کے ممبروں سے کہا کہ وہ اپنے ایک با اعتماد ساتھی کو اپنا نائب صدر بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن شاید سیاست میں سب سے بڑا گناہ اپنے رفقاء پر غیر معمولی اعتماد ہی ہوتا ہے کہ ان کا وہی با اعتماد ساتھی مار آستین ثابت ہوا جس نے منتخب ہونے کے دن ہی سے اپنے محسن کو ڈسنے کی تیاری شروع کر دی تھی ـــــ

اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ "رشین فیڈریشن" کے صدر بورس "ییلسٹن" (جنہیں عام طور پر صدر گورباچوف کا حریف تصور کیا جاتا تھا) نے نہ صرف علی الاعلان باغیوں کے اس اقدام کو "غیر آئینی" قرار دیا روسی پارلیمنٹ کے سامنے ایک فوجی ٹینک پر کھڑے ہو کر اپنے حمائتیوں کو برملا یہ تاکید کی کہ

منتخب صدر گورباچوف کو "غیر آئینی" طور پر برطرف کرنے والی کمیٹی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اس کا ہر حکم ماننے سے انکار کر دیں۔ نیز اس کے ہر اقدام کی پُر زور مزاحمت کریں ـــــ جس کے بعد ماسکو اور روس کے تمام بڑے شہروں میں پُر جوش احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

بورس ییلسٹن نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صدر بش وزیر اعظم جان میجر اور بعض دیگر یورپی اکابر سے رابطہ کرکے انہیں صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے عالمی دباؤ بڑھانے کی تاکید بھی کی۔

اسی طرح روس کے سابق وزیر خارجہ "شیورڈ نازے" (جنہوں نے وزارت سے استعفیٰ دیتے وقت یہ انتباہ کیا تھا۔ کہ اگر "پریسٹرائیکا" پر عمل اسی ڈگر پر ہوتا رہا۔ تو جلد یا بدیر "فوجی انقلاب" کے خطرہ کو رد نہیں کیا جا سکتا) نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

منتخب صدر گورباچوف کی غیر آئینی برطرفی سے ملک میں خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن خواہ کچھ بھی ہو آمریت کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا۔

اور اس سازش یا بغاوت کی ناکامی و نامرادی کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ستر سال کے بعد آمریت کی عقوبتوں سے نجات پانے والی قوم (جسے عرصہ دراز کے بعد صدر گورباچوف کی سیاست نے آزادی و خود اختیاری کا سانس لینے کی فضا مہیا کی تھی) کے کسی ایک طبقہ نے بھی باغیوں کے اس غیر آئینی اقدام کا خیر مقدم نہیں کیا۔ بلکہ عوام کے ہر طبقے کی طرف سے مذمت و ملامت کے پتھر ہی برسائے گئے۔

گورباچوف کیونکہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے غیر معمولی سیاست دان ہیں۔ اور اس نوبیل پرائز یافتہ سیاستدان نے اپنے حسن فراست سے واقعی سیاسیات عالم کا رُخ بدل دیا ہے۔ عالمی سیاسی حلقوں میں اُن کی برطرفی کی خبر پہنچتے ہی سنسناہٹ کی لہر دوڑ گئی۔ امریکہ، برطانیہ اور یورپی برادری نے نہ صرف اس اقدام کو "غیر آئینی" قرار دیا روس کو ہر قسم کی تیکنیکی اور اقتصادی امداد معطل کر دینے کا بھی اعلان کیا۔ فرانس کے صدر نے واشگاف الفاظ میں صدر گورباچوف اور "بورس ییلسٹن" کی زندگیوں کی ضمانت طلب کی ـــــ ان تمام اندرونی اور بیرونی اقدامات کے نتیجے میں باغیوں کی نبضیں چھوٹ گئیں ان کے عزائم متزلزل ہو گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی۔ روسی وزیر اعظم ویلنٹائن پاولوف بلڈ پریشر میں مبتلا ہو گئے ان کی مسند نائب وزیر اعظم اول نے سنبھال لی چونکہ ماسکو میں متعین فوج باغیوں کے اس اقدام کی حامی نہیں تھی۔ اس لئے صدر گورباچوف کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے پولینڈ کی سرحد پر متعین فوج کو لایا گیا تھا۔ لیکن عوام نے ٹینکوں کے آگے لیٹ کر اور ان پر پٹرول بھری بوتلوں سے آگ برسا کر ٹینکوں کو "رشین فیڈریشن" کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھنے سے روک دیا۔ "لینن گراڈ" میں کے۔جی بی کے سربراہ نے باغیوں کے اس اقدام کو "غیر آئینی" قرار دیا۔ میئر نے بھیجے گئے فوجی ٹینکوں کو شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ کریملن کا ٹینک دستہ اور چھاتہ فوج کا جنرل ییلسٹن کے ساتھ مل گئے اور پیر کی رات سے لیکر بدھ کی صبح تک ماسکو پارلیمنٹ کا گردو پیش "گورباچوف" اور "بورس ییلسٹن" کے نعروں سے گونجتا رہا حتیٰ کہ

- ملک پر قابض باغی گروہ فرار کے منصوبے بنانے لگا۔
- بورس "ییلسٹن" نے افواج کی سپریم کمان خود سنبھال لی۔
- وزارت دفاع نے تمام فوجوں کو اپنی بیرکوں میں واپس چلے جانے کا حکم دے دیا۔
- صدر گورباچوف کریمیا سے ماسکو پہنچ گئے۔

جن کے پہنچتے ہی ماسکو کے احتجاجی مظاہرے جشنِ مسرت میں تبدیل ہو گئے۔ القصّہ

یوں روس کے متشدد المزاج کٹر کمیونسٹوں نے اپنی اسی ناکام بغاوت سے روسی کمیونزم کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔

جس کے بعد ساری دنیا کے باشعور طبقوں پر واضح ہو گیا کہ اب سوویٹ یونین میں "کمیونسٹانہ آمریت" کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تاشقند میڈیکل یونیورسٹی میں ایک مسجد بھی تعمیر کر دی گئی ہے۔ یہ بات نہایت خوش کن ہے کہ سنٹرل ایشیا کی ریاستوں میں پاکستان کو خاصی پذیرائی ملتی ہے۔

انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ پاکستانی طلباء جو سوویٹ یونین میں تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ بالآخر خدا کے منکر ہو جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ استثنائی طور پر ایسا ہو جانا ناممکن بھی نہیں۔ اب تو وہاں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ وہاں آل پاکستان سوویٹ سٹوڈنٹس یونین کا قیام کیا جائے۔ جو پاکستانی طلباء کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے گی

اعلان دار القضاء

(مکرم ناصر احمد صاحب ترکہ مکرم عبد الخالق صاحب)

○ مکرم ناصر احمد صاحب ساکن چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم عبد الخالق صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مکرم عبد الخالق صاحب کی کچھ رقم امانت تحریک جدید کھاتہ نمبر ۱۲/۱۹ میں جمع ہے۔ درخواست دہندہ یہ رقم اپنی والدہ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ کے کھاتہ نمبر 9/125 ۹۵۶۹ امانت تحریک جدید میں منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں۔ ورثاء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبد الخالق آف چک سکندر۔
۲۔ مکرم نصیر احمد صاحب " " " "
۳۔ مکرم منصور احمد صاحب " " " "
۴۔ مکرم مولود احمد صاحب " " " "

باقی صہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبشر محمود۔ لندن

برطانیہ۔ طرزِ صحافت

امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ آپ بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور صحت و سلامتی کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔

مجھے لندن آئے ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں اگرچہ یہ میرا پہلا عریضہ ہے لیکن شاید ہی کوئی ایسا دن گذرا ہو جب میں نے آنمحترم اور ادارہ الفضل کے دیگر محترم احباب کو یاد نہ کیا ہو۔ مجھے چونکہ طبعاً اس طرح کے ماحول سے رغبت ہے اور یہاں اسکا حصول ممکن نہیں اس لئے اس تشنگی کو یادیں تازہ کر کے ہی بجھانے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ خدا کرے کہ جلد آپ سب سے ملاقات نصیب ہو۔

اگرچہ میری خواہش تو شروع سے ہی تھی کہ الفضل کے لئے کچھ نہ کچھ بھجواتا رہوں مگر عملاً ایسا نہ کر سکا۔ اب گزشتہ کچھ عرصہ سے میں ایک ایسی JOB کر رہا ہوں کہ جہاں میں تقریباً تمام بڑے اخبارات کو ہر روز دیکھ لیتا ہوں۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ اِن اخبارات سے بعض چیدہ چیدہ خبروں اور مضامین کا انتخاب کر کے الفضل کے قارئین کی دلچسپی کے مطابق لکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے ابتدائیہ کے طور پر یہاں کے اخبارات یا عمومی صحافت کے تعارف کی غرض سے ایک مختصر مضمون لکھا ہے۔ اسے عام قاری کے لئے دلچسپ بنانے کے خیال سے ہلکے پھلکے انداز میں اور اعداد و شمار دیئے بغیر لکھا ہے تاکہ غیر ضروری طور پر ثقیل نہ ہو۔ امید ہے آپ پسند فرمائیں گے۔ اسی طرح گزشتہ ہفتہ کے اخبارات سے استفادہ کر کے ایک کالم بھی تحریر کیا ہے۔ جو امید ہے میں کل آپ کی خدمت میں ارسال کر سکوں گا۔ سیاسی باتیں تو وہاں مختلف ذرائع سے پہنچ ہی جاتی ہیں اس لئے میں نے ایسے موضوعات کو پیشِ نظر رکھا ہے جس سے قارئین الفضل کو دلچسپی ہو اور جو یہاں کی معاشرت اور اقدار میں معلومات افزا بھی ہوں۔ امید ہے آپ پسند فرمائیں گے۔

سائنس، ٹیکنالوجی اور نت نئے علوم کے سیلِ رواں میں بہتے ہوئے اس دَور میں ذرائع ابلاغ کا کردار اور ان کی غیر معمولی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے بلکہ اگر اس پہلو سے دیکھا جائے کہ تمام جدید علوم اپنے تعارف اور فروغ کے لئے ذرائع ابلاغ کے ہی محتاج ہیں تو پھر ابلاغیات کو موجودہ ہمہ جہت علوم کا اہم ترین اور بنیادی عنصر بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جدید ابلاغیات کی وسعت یوں تو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ مگر اس کا بنیادی جزو بہرحال صحافت ہی ہے۔ اور صحافت میں بھی PRINT MEDIA کا اپنا مقام اور کردار ہے۔ رائے عامہ کو بنانا ہو یا بگاڑنا ہو۔ کسی شخصیت کو لمحہ بھر میں اوجِ ثریا پر پہنچانا ہو یا قعرِ مذلت میں گرانا ہو۔ رشدی کی ناپاک جسارت کو پل بھر میں عالمگیر مسئلہ بنانا ہو اور پھر اسے ہاتھوں سے نکلتا دیکھ کر کسی فرضی پامیلا کو متبادل کے طور پر سامنے لانا ہو یا پھر صدام حسین کو ہٹلر سے بھی بدتر ثابت کر کے لاکھوں بے گناہوں کا خون بہانے کو جائز ثابت کرنا ہو، یہ تمام کرشمے جدید ذرائع ابلاغ کی جادوئی طاقت کے ہی مرہونِ منت ہیں جن میں PRINT - MEDIA کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ویسے بھی زندگی کی برق رفتاری جب ریڈیو کے اوقات سے مطابقت نہیں رکھتی یا ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھنے کی مہلت نہیں دیتی تو ایسے میں لکھے ہوئے اور چھپے ہوئے لفظ ہی علم و آگہی کا نور بن کر ہمارے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن بلکہ سیٹلائیٹ ٹی۔وی کی تمام تر رنگینیوں اور بوقلمونیوں کے باوجود دنیا بھر میں اخبارات و رسائل اپنی تعداد، اشاعت، معیار اور READERSHIP کے اعتبار سے روز افزوں ہیں۔

برطانیہ میں بھی بالکل یہی صورتحال نظر آتی ہے۔ روزانہ اخبارات، ہفتہ وار اور پندرہ روزہ جرائد اور ماہانہ رسائل کا ایک سیلاب ہے۔ جو ہر طرف سے امڈتا چلا آتا ہے۔ سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ اشاعتیں اس کے علاوہ ہیں ہر رنگ و نسل، طبقے، ملک اور خطے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ان کی اپنی زبان میں رسائل و جرائد موجود ہیں۔ پھر مختلف علوم و فنون اور سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلقہ مختلف شعبہ جات اپنے مخصوص دائرہ کار کے بارہ میں لاتعداد جرائد شائع کرتے رہتے ہیں۔ غرضیکہ کتوں کی دیکھ بھال اور مچھلیاں پکڑنے کے فن سے لے کر جدید ترین الیکٹرانکس اور کمپیوٹرز سے متعلق معلومات بہم پہنچانے تک، اتنی بڑی تعداد میں اخبارات و جرائد شائع ہوتے ہیں کہ ان کا مختصر ترین ذکر بھی کارِ دارد ہے۔ اگر صرف انگریزی اخبارات تک بات محدود رکھیں اور ان میں سے بھی صرف اُن چند بڑے روزناموں کا ذکر کریں۔ جو سب سے زیادہ شائع ہوتے اور پڑھے جاتے ہیں تو مندرجہ ذیل نام سامنے آتے ہیں:

ٹائمز۔ انڈیپنڈنٹ۔ گارڈین۔ ٹیلیگراف۔ فنانشل ٹائمز۔ سن۔ ڈیلی مرر۔ ڈیلی میل۔ ڈیلی ایکسپریس۔ ٹوڈے۔ سٹار۔ آبزرور۔ وغیرہ وغیرہ

اسی طرح شام کو شائع ہونے والے کئی اخبارات ہیں جن میں اہم ترین ایوننگ سٹینڈرڈ ہے۔ ان میں سے ہر اخبار لاکھوں کی تعداد میں چھپتا اور وسیع طبقہ میں پڑھا جاتا ہے۔ ہر اخبار اپنے قارئین کو مختلف اور متنوع موضوعات کے بارہ میں معلومات مہیا کرتا ہے۔ ہفتہ میں ایک یا دو بار علیحدہ میگزین بھی اخبار کے ساتھ شامل ہوتے ہیں جن سے اخبار کی ضخامت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اتوار کے دن شائع ہونے والے "THE TIMES" کے سات اور بعض دفعہ آٹھ جزو ہوتے ہیں۔ اس اتوار کو خرید لیں اور چاہیں تو اگلے اتوار تک پڑھتے رہیں۔

برطانوی لوگوں کے بارہ میں سنا اور پڑھا تھا کہ اخبارات کے بہت رسیا ہیں۔ مشاہدہ سے پتہ چلا کہ یہ بات بالکل درست ہے۔ ہر طبقہ اور ہر سطح کے لوگوں میں عمومی مطالعہ اور خصوصاً اخبار بینی کا شوق بہت زیادہ ہے۔ یہاں ایسے نظارے بکثرت نظر آتے ہیں کہ دھول مٹی سے اٹا یا رنگ و روغن سے لتھڑے لباس میں سجا کوئی محنت کش اخبار خرید کر بڑے شوق اور سنجیدگی سے پڑھ رہا ہو۔ ہمارے ہاں کوئی اس طرح کرے تو بڑا عجیب لگے۔ اسی طرح ایسے اکثر نوجوان جنہوں نے اپنے حلیے کچھ اس طرح کے بنائے ہوتے ہیں کہ لگتا ہے ان سے کبھی کوئی معقول حرکت سرزد ہو ہی نہیں سکتی، بڑے شوق اور باقاعدگی سے اخبار خریدتے اور پڑھتے ہیں۔ اور تو اور میں ہر روز ایک ایسے بھکاری کو دیکھتا ہوں جو صبح و شام دو اخبار خریدتا اور پڑھتا ہے۔

ع خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھئے

یہاں لوگ اخبارات و رسائل کے مطالعہ پر زیادہ تر وقت صرف کرتے ہیں۔ جس کا بدل ہر کوئی اور مصرف نظر نہ آتا ہو۔ مثلاً بس کے انتظار میں کھڑے ہوئے بعض خواتین و حضرات ایسے خشوع و خضوع سے محو مطالعہ ہوں گے۔ گویا گھر سے آئے ہی اس لئے ہیں کہ یہاں کھڑے ہو کر یہ شوق پورا کر سکیں پھر ٹرین کے سفر کے دوران آپ دیکھیں گے کہ تقریباً ہر مسافر کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی اخبار، میگزین یا کتاب ضرور ہو گی۔ وہ سیٹ پر بیٹھتے ہی (ہماری طرح یہ سروے کئے بغیر کہ کون کون میری طرف دیکھ رہا ہے۔ اور کس کس کو میں نے دیکھنا ہے بلکہ آخر تک دیکھتے ہی رہنا ہے) گرد و پیش سے لاتعلق ہو کر اخبار کھولیں گے اور مطالعہ میں مصروف ہو جائیں گے۔ اور اس اچھی عادت میں خواتین و حضرات کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ سفر چاہے گھنٹوں کا ہو یا ساعتوں کا، مرد حضرات کے ہاتھ میں اور خواتین کے بیگ میں (دوسری تمام معلوم اشیاء کے ساتھ ساتھ) کتاب یا اخبار ضرور ہو گی گویا یہ سامانِ سفر کا جزوِ لازم ہے۔

مرے ان مظلوم ہم وطن دوستوں کو جنہوں نے اپنے ہاں کبھی غلطی سے دورانِ سفر اخبار خرید لیا ہو مگر شہ سرخی پڑھنی بھی نصیب نہ ہوئی ہو بلکہ قرینِ منزل پوری بس میں پھر کر اخبار کی باقیات بھیک کی طرح اکٹھی کرنی پڑی ہوں، انہیں شاید اس بات کا یقین نہ آئے مگر یہ حقیقت ہے کہ یہاں ہر کوئی اپنا اخبار خود خرید کر پڑھتا ہے۔ چند دوست، حتیٰ کہ میاں بیوی بھی اکٹھے سفر کر رہے ہوں تو اپنا الگ الگ اخبار خریدیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ٹرین یا بس میں کوئی مسافر اخبار چھوڑ بھی جائے تو وہ عموماً وہیں پڑا رہتا ہے۔ کسی کو ضرورت بھی نہیں ہوتی اور کوئی اُسے اٹھانا پسند بھی نہیں کرتا۔ مرے ایک "بزنس مین" دوست کو جب اس بات کا پتہ چلا اور ساتھ یہ بھی کہ یہاں

روزانہ اخبار کی کم از کم قیمت دس سے لے کر سولہ روپے اور اتوار کے روز اٹھارہ سے لے کر تیس روپے تک ہے تو بے اختیار ان کے منہ سے نکلا۔ (میں نے تو سنا تھا انگریز بڑے عقل مند لوگ ہوتے ہیں)

ہر ملک کی طرح یہاں بھی مختلف اخبارات کا مختلف مزاج ہے۔ بعض سنجیدہ اور روایت پسند جنہیں اپنی اشاعت میں اضافہ کی نسبت اپنا وقار اور معیار زیادہ عزیز ہے۔ اور بعض محض اشاعت میں بڑھوتی کی خاطر بے لگام ہو کر ہر روز کوئی نیا شوشہ چھوڑنے اور ہر حد پھلانگ جاتے والے۔ لیکن بعض باتیں تقریباً تمام اخبارات میں مشترک ہیں۔ مثلاً یہ کہ خبروں کے بارہ میں انکا ترجیحی معیار ہمارے ہاں سے بہت مختلف بلکہ بڑی حد تک بر عکس ہے۔ ہمارے ہاں ہر اخبار (اپنی وابستگیوں مصلحتوں، مفادات یا مجبوریوں کے مطابق اولین ترجیح صاحبانِ اقتدار کی مصوّر خبروں یا سیاست کاروں کی بالتصویر سیاست کاریوں کو دیتا ہے، لیکن یہاں ایسا نہیں۔ اگرچہ حکومت کے اقدامات اور سیاسی معاملات کو مناسب جگہ دی جاتی ہے لیکن یہاں اولیت کا درجہ حکمرانوں کو نہیں رعایا کو حاصل ہے۔ یعنی یہاں اخبارات محض حکومتوں کے ترجمان بن کر ہی نہیں رہ گئے بلکہ حقیقی اور اولین طور پر عوامی جذبات اور معاشرتی اطوار و اقدار کا آئینہ ہیں۔ اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی بظاہر چھوٹے سے معاشرتی مسئلہ یا بعض اوقات کسی فردِ واحد کے قضیئے کو شہ سرخیوں اور بڑی بڑی تصویروں کے ساتھ صفحہ اوّل پر شائع کیا جاتا ہے۔ اور پھر اسی تعلق سے حکومتی پالیسیوں یا پالیسی سازوں کی تحسین یا ان پر ایسی کڑی اور جارحانہ تنقید کی جاتی ہے جس کا تصور بھی ہمارے ہاں مشکل ہے۔ مثلاً گذشتہ دنوں ایک ایشائی بلکہ پاکستانی بچی کو ایک خطرناک کتے نے بری طرح کاٹ ڈالا۔ شاید بہت سے قارئین کو یہ بات ناقابلِ یقین لگے کہ بعض اخبارات نے کئی دن تک اپنے صفحۂ اول کو اس بچی کی تصویروں، متعلقین کے بیانات اور عوامی ردِّ عمل کی اشاعت کے لئے گویا وقف کئے رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف دنیا بھر سے اس بچی کے لئے ہمدردی کے ہزاروں پیغامات اور لاتعداد تحائف وصول ہوئے بلکہ اس کتے کی مالک کا یہ بیان بھی شائع ہوا کر صدمے اور احساس جرم کی وجہ سے میں مر جانا چاہتی ہوں۔ مجھے زندگی سے نفرت ہو گئی ہے۔ دوسری طرف حکومتی حلقوں میں ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور چند دن کے اندر اندر ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے قوانین مزید سخت کر دیئے گئے۔ ہمارے ہاں ہر روز کتنے کتے کتنے انسانوں کو کاٹ کھاتے ہیں۔ اور اخباروں کو تو چھوڑیں ہمسایوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا۔ موازنہ اب آپ خود کر لیجئے!

ایک اور قدر مشترک یہ ہے کہ یہاں کے اکثر اخبارات شاہی خاندان کی چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی نمایاں طور پر شائع کرتے ہیں۔ خاص طور پر شہزادی ڈیانا تو ایسا جادو ہے جو اخبارات کے سر چڑھ کر بولتا ہے۔ بعض شخصیات شاید ہوتی ہی ایسی ہیں کہ ان کا سحر وقت گزرنے اور عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہتا ہے، کم نہیں ہوتا۔ یہی خوش نصیبی ڈیانا (اور اخبارات کی (PRINCESS Di) کے نام بھی لکھی گئی ہے کہ اس کی شام و سحر کا ہر ہر لمحہ نت نئے عنوان کے ساتھ اخبارات کی زینت بنتا رہتا ہے۔ اور ستم ظریفی دیکھئے کہ جس شخص نے ایک عام لڑکی کو اس شاہانہ منصب تک پہنچایا اسے کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے بلکہ بے چارے کی۔

؎ ہر چند کہیں کہ ہے، نہیں ہے

والی حالت ہے۔

ابھی گذشتہ دنوں اپنی شادی کی دسویں سالگرہ ڈیانا نے کسی مشترکہ تقریب کے بغیر اکیلے ہی منائی تو ہر اخبار نے اس بات کو پکڑ کر اپنی اپنی توفیق کے مطابق چارلس صاحب کو خوب ہی مطعون کیا۔ لوکھلاہٹ میں اس بے چارہ کے منہ سے صرف یہ نکل گیا اور وہ بھی بالواسطہ طور پر کسی دوست کے ذریعہ کہ "میں نے تو ایک بڑی دعوت کا پروگرام بنایا تھا مگر میری بیوی نے قبول نہیں کیا" اس ایک فقرہ کے "عذرِ گناہ" کو اخبارات نے بدتر از گناہ کے طور پر لیا اور یہاں تک طعنے دے ڈالے کہ در اصل چارلس نے یہ غیر ضروری بیان اس لئے دیا ہے کہ وہ Di کی مقبولیت سے خائف ہے۔ اور اس سے حسد کرتے ہوئے اس بندھن کو توڑنا چاہتا ہے۔ لیکن یاد رکھے کہ اس طرح عوام میں اس کی پسندیدگی کا گراف بلند نہیں ہو گا۔ بلکہ نیچے گرے گا ——— ہائے بے چارہ مستقبل کا بادشاہ ——— جس کی عافیت اسی میں ہے کہ خاموش رہا کرے۔ ویسے بات ہے بھی ٹھیک

؎ نہ ہو جب دل ہی پہلو میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو؟

غلام مصطفےٰ تبسّم

کھیل اور کھلاڑی

دسویں مرتبہ مسلسل برٹش اوپن کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد جہانگیر خان کا یہ جان شیر سے تیسرا ٹکراؤ تھا۔ اور اس میں کامیابی حاصل کر کے جہانگیر خان نے سکواش کی دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ وہ اب بھی "نمبر ون" ہیں۔ اور جلد ہی اس رینکنگ کو دوبارہ حاصل کر لیں گے۔ دونوں خاندانوں کے درمیان یہ تیسرا ٹکراؤ کراچی میں تعمیر ہونے والے عالمی معیار کے خوبصورت ترین سکواش کمپلکس جسے ان کے اور ان کے والد روشن خان کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ میں پاکستان اوپن سکواش چیمپئن شپ کے فائنل میں ہوا۔ چار گیمز پر مشتمل یہ فائنل ۹۰ منٹ کی جدوجہد پر طویل تھا۔ جس میں جہانگیر نے ۹،۱۵، ۱۵، ۱۰، ۱۵، ۱۰، اور ۱۵، ۵ سے کامیابی حاصل کر کے ثابت کر دیا کہ جہانگیر واقعی جہان گیر ہے۔ پاکستان اوپن کے گذشتہ بارہ برس میں جہانگیر خان کی یہ دسویں کامیابی تھی۔ انہوں نے یہ اعزاز ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۶ء تک مسلسل ۷ سال اور پھر دوبارہ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۸۹ء اور اب ۱۹۹۱ء میں حاصل کیا۔ جب کہ جان شیر خان کو پاکستان اوپن جیتنے کا اعزاز ۱۹۸۷ء اور ۱۹۹۰ء میں حاصل ہوا تھا۔ گذشتہ برس جہانگیر خان نے اپنے کوچ میں تبدیلی کی اور ان کے کزن رحمت خان کی جگہ عمر دراز خان کو اپنا کوچ مقرر کیا اور جب مینیجر کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے اپنی اہلیہ سیمی کا نام لیا کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ یہ تبدیلی انتہائی خوشگوار ثابت ہوئی اور جہانگیر خان نے ایک کے بعد دوسرے ٹورنامنٹ میں کامیابی حاصل کرنا شروع کر دی جرمن، فرینچ، سکاٹش اور اٹالین اوپن کے بعد دسویں مرتبہ برٹش اوپن جیتنے کا اعزاز حاصل کیا لیکن گذشتہ دنوں دو شکستوں نے ایک بار پھر جہانگیر کی جہانگیری کو خاصی حد تک متاثر کیا۔ ورلڈ اوپن میں انہیں راڈنی مارٹن اور آسٹریلین اوپن میں کرس ڈٹمار نے ہرا دیا لیکن اب ورلڈ نمبر ایک جان شیر خان کے خلاف کامیابی نے ایک بار پھر انہیں اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔

جان شیر خان جو ۱۹۸۷ء اور ۱۹۹۰ء میں ورلڈ چیمپئن کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں، اور ۱۹۸۸ء کے رنر اپ بھی رہے پاکستان اوپن میں بھی اپنے بہترین ریکارڈ اور فارم کے ساتھ شریک ہوئے کیونکہ وہ ملائیشین، سنگاپور اور ہانگ کانگ اوپن میں کامیابی حاصل کر چکے تھے اور اس برس کے اوائل میں ویلز اور سپینش اوپن بھی جیت چکے تھے۔ لیکن پاکستان اوپن کے فائنل میں ایسا نظر آتا تھا کہ جہانگیر خان کے مدِ مقابل آنے کے بعد وہ اپنا اعتماد کھو چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اپنی غلطیوں کی وجہ سے۔ جہانگیر خان ان کے خلاف پوائنٹس حاصل کرتے چلے گئے۔ جہانگیر خان پہلی گیم ۹، ۱۵ سے ہار گئے۔ گیم شروع کے آٹھ منٹ میں ۹۷ سٹروکس کی ریلی کھیلی گئی مگر کوئی بھی پوائنٹس حاصل نہ کر سکا بعد میں ۲۵ منٹ کی اس گیم میں فیصلہ جان شیر کے حق میں ہوا۔ ۱۰، ۹ کے سکور پر جان شیر کا کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اسی سکور پر جہانگیر خان کے غلطیاں کرنے پر جان شیر نے یہ گیم جیت لی۔ دوسری گیم بھی پہلی ہی کی طرح شروع ہوئی۔ پہلی تین "سیٹس" جس میں بالترتیب ۴۴، ۲۶، اور ۲۴ سٹروکس کھیلی گئیں کوئی کھلاڑی پوائنٹس حاصل نہ کر سکا لیکن اس کے بعد جہانگیر خان اپنی مخصوص فارم میں نظر آئے۔ جہانگیر نے ۳، ۲ کے سکور پر مسلسل ۴ پوائنٹس حاصل کیے لیکن جان شیر نے گیم ۷، ۷ برابر کر دی لیکن صرف ۲۰ منٹ کے مقابلے کے بعد جہانگیر خان نے ۱۵، ۱۰ سے کامیابی حاصل کر کے میچ برابر کر دیا۔ جہانگیر خان کی برتری تیسری گیم میں بھی برقرار رہی اور ایک بار پھر ۲۰ منٹ کے مقابلے کے بعد جہانگیر نے ۱۵، ۱۰ سے تیسری گیم بھی جیت کر ۲، ۱ کی برتری حاصل کر لی جہانگیر خان نے اس موقع پر ورلڈ نمبر ون کے خلاف کھیل کر اپنے تمام شارٹس کھیلے اور جان شیر کو پورے کورٹ میں ہر سمت وغارع کے لئے بھگایا۔ جہانگیر خان کی ڈرائیو شارٹس، کراس شارٹس کراس

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب دارالبرکات ربوہ بعارضہ بلڈ یوریا اور بندش پیشاب بیمار ہیں۔

○ محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ قیام پور ورکاں کا بھتیجا عزیزہ ثناء اللہ ورک عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔

احباب سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال: مکرم شیخ غلام نبی صاحب اف شیخ غلام نبی اینڈ سنز گنپت روڈ، انارکلی، لاہور ۹؍ستمبر ۹۱ء بروز سوموار ۸۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ ان کے فرزند شیخ محمد اسلم صاحب ربوہ لائے۔ نماز جنازہ عشاء سے قبل مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دارالضیافت میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مکرم صوفی صاحب نے ہی کروائی۔ آپ مکرم شیخ نور محمد صاحب لدھیانوی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند تھے۔

○ مکرم چوہدری عبد الستار صاحب ریٹائرڈ سیکشن آفیسر مورخہ ۲۶؍ستمبر بروز جمعرات دوپہر سوا بارہ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی بعد از تدفین مکرم مصلح الدین صاحب نے ہی دعا کروائی۔ موصوف سمن آباد لاہور کے صدر حلقہ اور سیکرٹری مال کی خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں۔

○ محترمہ ساجدہ بیگم ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد صاحب ۲۱؍ستمبر کو کراچی میں بعمر ۶۵ سال وفات پا گئیں۔ آپ محترم شیخ غلام حسین صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے میت ربوہ لائی گئی جہاں بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے نانا جان محترم چوہدری غلام رسول صاحب آف خلیل آباد سندھ ۱۲؍ستمبر بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے وفات پا گئے ہیں اس سے دو ماہ بیس دن پہلے یعنی ۲۳؍جون کو ان کی نانی جان وفات پا گئی تھیں۔

احباب ان سب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: مکرم چوہدری اسد جاوید ریحان صاحب بی اے آنرز ابن مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ برمنگھم (انگلستان) کا نکاح عزیزہ شازیہ محمود صاحبہ بنت مکرم چوہدری منظور احمد صاحب محمود کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ہمراہ بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے ۲۰؍ستمبر بروز جمعہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ اعلان نکاح کے ساتھ ہی مکرم منظور احمد صاحب محمود کے مکان واقعہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں بچی کی رخصتی کی تقریب منعقد ہوئی۔ جسمیں محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی اجتماعی دعا کروائی اس سے اگلے روز ۲۱؍ستمبر بروز ہفتہ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب نے اپنے مکان واقعہ دارالرحمت وسطی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب سے اس رشتہ کے بہت بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے

نکاح: مکرمہ مبارکہ نسرین صاحبہ بنت خان محمد گوندل صاحب گولبازار ربوہ کا نکاح مکرم محمد منیر شہزاد مقیم جرمنی ابن چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب ساکن کھاریاں ضلع گجرات کے ہمراہ مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعوض تیس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۷؍ستمبر ۹۱ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی: عزیزہ منورہ سلطانہ بنت مکرم کرنل منور احمد مرزا حال خانیوال نے امسال فیڈرل گورنمنٹ کالج فار وومن ملتان سے پری میڈیکل میں ایف ایس سی کے امتحان میں ۸۵۱ نمبر حاصل کر کے کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب عزیزہ کی مزید ترقیات کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم پروفیسر فاروق احمد صاحب جنجوعہ گورنمنٹ سائنس کالج ملتان نے اطلاع دی ہے کہ ان کا بڑا بیٹا عزیزم سلمان احمد فاروق ایف ایس سی XI (پری انجینئرنگ) میں ۴۵۴/۵۵۰ نمبر حاصل کر کے ملتان بورڈ میں پہلے نمبر پر رہا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ امتحانوں میں بھی عزیز کو نمایاں کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

○ عزیزہ حمیرہ منصور ہما بنت مکرم منصور احمد خان صاحب نتکانی آف ڈیرہ غازیخان نے ایف ایس سی کے امتحان میں ۸۴۳/۱۱۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔

○ مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور چھاؤنی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے ڈاکٹر اخوند شکیل احمد اکبر نے حال ہی میں انگلستان کے رائل کالج آف سائیکاٹرسٹس کی ممبر شپ کے امتحان میں لندن میں کامیابی حاصل کی ہے اب عزیز کا ارادہ لنڈن یونیورسٹی سے سائیکاٹری (ذہنی امراض کے علاج) میں ریسرچ میں بھی پوسٹ گریجویشن کرنے کا ہے۔ احباب کی خدمت میں عزیز کی آئندہ اعلیٰ کامیابیوں نیز دین اور انسانیت کی اعلیٰ خدمات کے قابل بننے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

تلاش گمشدہ: ایک عدد سلک کا کالے اور پیلے رنگ کا کام والا دوپٹہ ۱۲؍ستمبر کو بالمقابل بیت الصلح دارالرحمت شرقی (ب) راجیکی روڈ پر گر گیا تھا۔ جس صاحب کو ملا ہو وہ براہ مہربانی اس پتے پر پہنچا دیں۔

بیت الصلح ۱۶/۲۸ ۔ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

بقیہ ص۸ سے آگے

۵:۔ مکرمہ قمر النساء صاحبہ بنت ،، ،،

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع کرے۔

(محمد شفیع صاحب بابت ترکہ بابا شاہ محمد صاحب)

○ مکرم محمد شفیع صاحب معرفت مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب بھٹی پیراں منڈی بازار مریدکے۔ تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم بابا شاہ محمد صاحب آف طاہر آباد ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی رقم مبلغ -/۲۵۰۰ روپے بطور امانت نظارت امور عامہ میں جمع ہے۔ یہ رقم درخواست دہندہ کو ادا کی جائے۔ ورثاء کے نام یہ ہیں:۔

۱:۔ مکرم محمد شفیع صاحب — پسر
۲:۔ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ — دختر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث اور غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

بقیہ ص۶ سے آگے

کورٹ پلیس منٹس اور خطرناک اور ہیڈ "کلر" کی وجہ سے جان شیر ریلز کو طویل نہ کر سکے۔ چوتھی اور آخری گیم جہانگیر خان اپنی بھرپور اور بہترین فارم میں آچکے تھے۔ پہلا پوائنٹ ہارنے کے بعد جہانگیر خان نے لگاتار ۷ پوائنٹس حاصل کئے جہانگیر کی ڈراپ شارٹس اور ہیڈ نکس اور لاسز نے جان شیر خان کو بے بس کر دیا۔ اور ۷،۲ سے سکور جلد ہی ۱۳، ۴ ہو گیا اور صرف ۱۵ منٹ جاری رہنے والی اس گیم کا اختتام فائنل میں جہانگیر خان کی کامیابی کے ساتھ ۱۵، ۵ پر ہو گیا۔ جان شیر کے اچھے شاٹس پر اسے اتنی ہی بھرپور داد دی جتنی جہانگیر خان کو ملی، لیکن فائنل کے بعد جان شیر خان نے خود کو ڈریسنگ روم میں قید کر لیا اور اخباری نمائندوں سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔

اس سے قبل سیمی فائنل مقابلوں تک رسائی حاصل کرنے میں جہانگیر اور جان شیر کو کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جہانگیر نے آسٹریلیا کے کرس ڈٹمار کو ۹،۱۵، ۱۵، ۱۰، ۹،۱۵ اور ۱۰،۱۵ سے ہرایا۔ اور جان شیر خان نے نیوزی لینڈ کے راس نارمن کو ۱۵، ۹، ۱۵، ۸، اور ۱۵، ۴ سے شکست دی۔

جہانگیر خان نے نہ صرف پاکستان اوپن کا کھویا ہوا اعزاز دوبارہ حاصل کر لیا بلکہ وہ یہ چیمپئن شپ مجموعی طور پر دسویں مرتبہ جیت کر ایک نیا ریکارڈ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس سے قبل وہ اور ان کے خسر آفتاب جاوید دو مرتبہ پاکستان اوپن جیت چکے تھے۔ ۲۷ ویں پاکستان اوپن سکواش چیمپئن شپ صف اوّل کے غیر ملکی کھلاڑیوں کی موجودگی اور انہیں دی جانے والی سہولتوں کی وجہ سے یادگار رہی دوسری طرف پاکستان نیوی کے نئے سکواش کمپلیکس نے اس ایونٹ سے شائقین کے والہانہ لگاؤ میں مزید چار چاند لگا دیئے۔

جہانگیر خان اور جان شیر خان کے درمیان یہ مجموعی طور پر ۴۱ واں مقابلہ تھا۔ جہانگیر خان نے اب تک ۲۲ اور جان شیر نے ۱۹ جیتے ہیں اس سال یہ دونوں خان کے درمیان ۷ واں میچ تھا۔ جن میں سے پانچ ۵ جہانگیر خان جیت چکے ہیں پاکستان اوپن کا یہ مسلسل ۵ واں فائنل تھا جو جہانگیر اور جان شیر کے درمیان کھیلا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ہسپتال میں اسامیاں

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب مقامی یا صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ ۵ ، اکتوبر ۱۹۹۱ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال پہنچا دیں۔ انٹرویو ۷ ، اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ایک بجے ہوگا۔

نمبر شمار	نام آسامی	گریڈ معہ الاؤنس	تعداد آسامی
۱	لیبارٹری ٹیکنیشن	۲۲۳۰-۵۵-۱۱۳۰	۱
۲	پلمبر	۱۴۹۰/۴۰-۱۰۱۰-۳۰-۷۷۰ ۱۸۹۰-۵۰	۱

درخواست کے ہمراہ اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی بھی بھجوائیں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

بقیہ: صد ا سے آگے

لوگ بھی داخل دکھائی دیں گے جن کے اعمال کمزور ہیں لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کی ولایت نصیب نہیں ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے۔ اور فرق یہ ہے کہ وہ لوگ ، وہ (ایمان والے) جو کمزور اعمال ہیں مگر ولایت نصیب ہے وہ دن بدن سدھرتے چلے جاتے ہیں اور (ایمان والوں) کی جماعت ہیں وہ لوگ جن کے اعمال کمزور ہیں لیکن ولایت نصیب نہیں ہے وہ دن بدن پہلے سے زیادہ، گندی اور ابتر حالت کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں چنانچہ اس نکتے کا عرفان حاصل کر کے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنی گہری چھان بین کی اور ہر ایک ان میں سے خوف زدہ رہنے لگا کہ ہمارے نفاق کی کیا حالت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت حنظلہؓ ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں تو منافق ہو گیا ہوں اور اپنے متعلق سخت خوف کا اظہار کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیوں تمہیں خوف ہے کہ تم منافق ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو میرے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے اور جب میں ان سے الگ ہوتا ہوں تو میرے دل کی کیفیت اور ہو جاتی ہے اور میں کمزوریوں میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میرا بھی یہی حال ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ ر جولائی ۱۹۹۰ء)

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی کلو۔
گلشن بیکرز
نزد ایوان محمود ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون نمبر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون ۷۷۱ ، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ آئی جے آئی کے سربراہی اجلاس میں جو اہم فیصلے کئے گئے ہیں ان کے مطابق آئین میں ایک اور ترمیم کی جائے گی جس کے تحت اسلام کو ملک میں بالادستی حاصل ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات کا جائزہ لے کر انہیں قانونی شکل دینے کا بھی فیصلہ ہوا۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہی اجلاس میں پارٹی کے سیکرٹری جنرل پروفیسر غفور احمد کا استعفیٰ نامنظور کر دیا گیا۔ مرتضیٰ پویا کی پارٹی حزب جہاد کو اپوزیشن سے تعاون کرنے کے الزام میں آئی جے آئی سے نکال دیا گیا۔

○ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ ان کا وزیر اعظم پاکستان سے کوئی اختلاف نہیں۔

○ پاکستان اور بھارت کشمیر سمیت تمام متنازعہ مسائل پر بات چیت کے لئے متفق ہو گئے ہیں۔ یہ بات پاکستان کے وزیر مملکت برائے خارجہ مسٹر صدیق کانجو نے نیویارک میں بھارتی وزیر خارجہ مسٹر سولنکی سے ملاقات کے بعد بتائی انہوں نے کہا کہ بھارتی وزیر خارجہ سے ملاقات بڑے صحت مند ماحول میں ہوئی انہوں نے بتایا کہ خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر ملاقات ۲۴ ، ۲۵ ر نومبر کو ہو گی۔

○ پاکستان میں متعین جاپانی سفیر نے کہا ہے کہ مختلف وجوہ کی بناء پر ہمیں یہ تاثر مل رہا ہے کہ یہ حکومت زیادہ دیر تک نہیں چلے گی۔ اس لئے ان ناسازگار حالات کی بناء پر غیر ملکی بالخصوص جاپانی سرمایہ کاری کے لئے امکانات کم ہو گئے ہیں اس کے علاوہ جاپان نے پاکستان کو ان ممالک کی بلیک لسٹ میں شامل کر دیا ہے۔ جنہیں ایٹمی ترقی کے لئے کسی قسم کا مال برآمد نہیں کیا جا سکتا۔

○ آئی جے آئی کے سربراہی اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اسے نشستند و گفتند و برخاستند والا معاملہ قرار دیا۔

○ فیصل آباد کے ایک نواحی گاؤں میں تھانیدار کی ملکیتی ایک فیکٹری میں مزدور کو مبینہ طور پر قتل کر کے خودکشی کا رنگ دینے کے لئے اس کی نعش چھت سے لٹکا دی اس پر مزدوروں نے فیصل آباد میں چھ گھنٹے تک احتجاجی مظاہرہ کیا۔

○ سرگودھا میں دن دہاڑے قومی بچت کے مرکز میں ڈاکہ کے نتیجے میں ۵ موٹر سائیکل سوار ۵ لاکھ روپیہ لوٹ کر فرار ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ افغان مجاہدوں نے کابل حکومت کے خلاف سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ مشرقی محاذ میں گردیز کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے انہوں نے کابل حکومت کی ۲۶ چوکیوں پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے دیگر ہتھیاروں کے علاوہ ۶ ٹینک اور دو توپوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ کابل انتظامیہ نے مجاہدین پر سکڈ میزائیل فائر کئے۔

○ یوگوسلاویہ کی ریاست کروشیا کے خلاف وفاقی حکومت مشرقی سرحد پر ایک بڑے حملے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ ٹینک اور فوجی دستے بلغراد سے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ حالیہ جنگ بندی کے اعلان کے باوجود اس علاقے میں جنگ جاری ہے۔

○ سوویت یونین کے صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ میں اگر ملک کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے نہ بچا سکا تو اپنے عہدے سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک ایسی ڈھیلی ڈھالی کنفیڈریشن کا حامی ہوں جس میں اختیارات مرکز کے پاس نہ ہوں۔ ایک ماہ کے عرصہ میں یہ دوسرا موقعہ ہے کہ صدر گورباچوف نے مستعفی ہونے کی دھمکی دی ہے۔ صدر گورباچوف کو امید ہے کہ سوویت ریاستیں ان کی مجوزہ کنفیڈریشن کے اصولوں پر دستخط کر دیں گی۔

○ سوویت یونین نے کہا ہے امریکہ کی طرح وہ بھی اپنے ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کرنے کو تیار ہے۔ سوویت حکومت نے مطالبہ کیا ہے کہ زیر زمین ایٹمی تجربوں پر پابندی لگائی جائے۔

○ ہیٹی میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ صدر اور ان کی کابینہ کو گرفتار کر کے فوجی ہیڈ کوارٹر میں نظر بند کر دیا گیا ہے وہ ملک کے پہلے منتخب صدر تھے اور گذشتہ نومبر میں اقتدار پر فائز ہوئے تھے۔